قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل
لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعرات 19 مارچ 2020ء | 23 رجب 1441 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 68

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۷﴾ (الانعام:47)

ترجمہ: تو پوچھ کہ کیا کبھی تم نے غور کیا ہے کہ اگر اللہ تمہاری سماعت اور تمہاری بینائی لے جائے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ کے سوا کون سا معبود ہے جو ان (کھوئی ہوئی صلاحیتوں) کو تمہارے پاس (واپس) لے آئے۔ دیکھ کہ ہم کس طرح آیات کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں پھر بھی وہ منہ پھیر لیتے ہیں۔

فرمان خلیفہ وقت

سچ بولنے کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ سچائی کے بارہ میں فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا کہ اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور وہ بات کہو جو پیچ دار نہ ہو بلکہ سچی، کھری اور سیدھی ہو۔

یہ وہ سچائی کا معیار قائم رکھنے کیلئے احسن ہے جس کو کرنے اور پھیلانے کا اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے۔ لیکن اگر ہم اپنے جائزے لیں تو سچائی کے یہ معیار نظر نہیں آتے۔ ہر قدم پر نفسانی خواہشات کھڑی ہیں۔ اگر ہم جائزہ لیں، کتنے ہیں ہم میں سے جو بوقت ضرورت اپنے خلاف گواہی دینے کو تیار ہو جائیں، اپنے والدین کے خلاف گواہی دیں، اپنے پیاروں کے خلاف گواہی دیں اور پھر یہ معیار قائم کریں کہ اُن کی روز مرہ کی گفتگو، کاروباری معاملات وغیرہ جو ہیں ہر قسم کی پیچ دار باتوں سے آزاد ہوں۔ کہیں نہ کہیں یا تو ذاتی مفادات آڑے آ جاتے ہیں یا قریبیوں کے مفادات آڑے آجاتے ہیں۔ یا اَنائیں آڑے آجاتی ہیں اور غلطی ماننے کو وہ تیار نہیں ہوتے۔ ان باتوں کو پیچ دار بنانے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ اپنی جان بچائی جائے تاکہ اپنے مفادات حاصل کئے جائیں۔ قولِ سدید کا معیار اللہ تعالیٰ کے احسن حکموں میں سے ایک ہے۔ یا یہ کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو یہی احسن ہے کہ سچائی بغیر کسی اینچ پیچ کے ہو۔ اگر اس حکم پر عمل ہو تو ہمارے گھروں کے جھگڑوں سے لے کر دوسرے معاشرتی جھگڑوں تک ہر ایک کا خاتمہ ہو جائے۔ نہ ہمیں عدالتوں میں جانے کی ضرورت ہو، نہ ہمیں قضا میں جانے کی ضرورت ہو۔ صلح اور صفائی کی فضا ہر طرف قائم ہو جائے۔ اگلی نسلوں میں بھی سچائی کے معیار بلند ہو جائیں۔"

(خطبہ جمعہ مورخہ 18۔اکتوبر 2013ء)

اس شمارہ میں

- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام
- مکرم الحاج مولوی محمد شریف واقف زندگی
- دوستی
- آٹھواں جلسہ سالانہ سینیگال 2019ء
- جماعت احمدیہ مالٹا کے زیر انتظام خدمت انسانیت ایک عملی تبلیغ اسلام
- مسجد المہدی بریڈ فورڈ میں کوپن ہیگن یونیورسٹی کے دو پروفیسرز کی آمد
- سیرالیون میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

فرمانِ رسول ﷺ

بنی اسرائیل کے زوال کی وجوہات

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں زوال اس طرح آیا کہ جب کوئی پہلے کسی کو برائی کرتے دیکھتا تو اسے خدا کا خوف دلاتا اور اس برائی سے روکتا اور اسے بتاتا کہ ایسا کرنا اس کے لئے جائز نہیں، لیکن جب بعد میں وہ اس کا ہم جلیس اور ہم مشرب بن جاتا تو اسے برائیوں سے روکنے سے رک جاتا، تو اس طرح آخر سب ایک جیسی برائیوں میں مبتلا ہوگئے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الملاحم، الامر والنھی)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

دینی اور دنیاوی علوم میں فرق

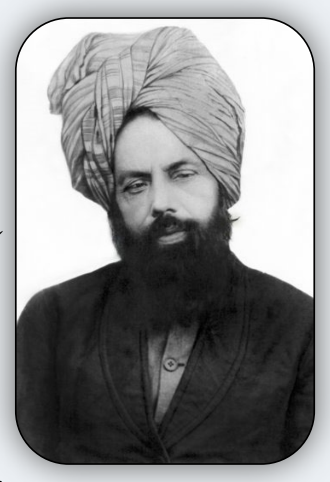

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب تک خداتعالیٰ کی طرف سے روشنی نہ ہو تب تک انسان کو یقین نہیں ملتا۔ اس کی باتوں میں تناقض ہوگا۔ دینی اور دنیاوی علوم میں یہ فرق ہے کہ دنیاوی علوم کی تحصیل اور اُن کی باریکیوں پر واقف ہونے کے لئے تقویٰ طہارت کی ضرورت نہیں ہے ایک پلید سے پلید انسان خواہ کیسا ہی فاسق فاجر ہو، ظالم ہو وہ اُن کو حاصل کرسکتا ہے چوڑھے چمار بھی ڈگریاں پالیتے ہیں۔ لیکن دینی علوم اس قسم کے نہیں ہیں کہ ہر ایک اُن کو حاصل کرسکے ان کی تحصیل کے لئے تقویٰ اور طہارت کی ضرورت ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔(الواقعہ:80)۔ پس جس شخص کو دینی علوم حاصل کرنے کی خواہش ہے اسے لازم ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے۔ جس قدر وہ ترقی کرے گا اسی قدر لطیف دقائق اور حقائق اس پر کھلیں گے۔

تقویٰ کا مرحلہ بڑا مشکل ہے اُسے وہی طے کرسکتا ہے جو بالکل خداتعالیٰ کی مرضی پر چلے جو وہ چاہے وہ کرے اپنی مرضی نہ کرے۔ بناوٹ سے کوئی حاصل کرنا چاہے تو ہرگز نہ ہوگا۔ اس لئے خدا کے فضل کی ضرورت ہے اور وہ اسی طرح سے ہوسکتا ہے کہ ایک طرف تو دعا کرے اور ایک طرف کوشش کرتا رہے۔ خداتعالیٰ نے دعا اور کوشش دونوں کی تاکید فرمائی ہے۔ اُدْعُوْنِيْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ(المومن:61)میں تو دعا کی تاکید فرمائی ہے اور وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) میں کوشش کی۔ جب تک تقویٰ نہ ہوگا اولیاء الرحمٰن میں ہرگز داخل نہ ہوگا اور جب تک یہ نہ ہوگا حقائق اور معارف ہرگز نہ کھلیں گے۔ قرآن شریف کی عروس اسی وقت پردہ اٹھاتی ہے جب اندرونی غبار دُور ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم ص226)

رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ کے اخلاق
حضرت بلالؓ کے اوصاف حمیدہ

حضرت بلالؓ آنحضرت ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں بھی شریک تھے۔ اس سفر سے واپسی کا ایک واقعہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مکہ اور مدینہ کے درمیان جعرانہ مقام پر قیام فرماتھے کہ ایک بدو آپؐ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ کیا آپؐ نے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا وہ پورا نہیں کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں بشارت ہو۔اس پر اس بدو نے کہا کہ آپؐ مجھے اکثر بشارتوں کے ہی وعدے کرتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ ابو موسیٰؓ اور بلالؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اس شخص نے بشارت ردّ کردی ہے تم دونوں قبول کرو۔دونوں نے کہا ہم قبول کرتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک پیالہ منگوایا جس میں پانی تھا پھر اس میں آپؐ نے اپنے ہاتھ اور چہرہ کو دھویا اور اس میں کلی فرمائی اورحضرت بلالؓ اورحضرت ابوموسیٰاشعریؓ سے فرمایا اس میں سے تم دونوں پی لو اور اپنے چہرہ اور سینوں پر بھی انڈیل لواور بشارت پاؤ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔حضرت ام سلمہؓ پردے میں سے انہیں پکار کر بولیں کہ تم دونوں اپنی ماں کیلئے بھی اس بابرکت پانی میں سے کچھ بچالینا۔اس پر انہوں نے حضرت امّ سلمہؓ کو بھی کچھ پانی بھجوادیا۔ (مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل ابی موسیٰ)

حضرت ام الحصینؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت اسامہؓ اور حضرت بلالؓ کو ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں دیکھا ان میں سے ایک نے آپ کی اونٹنی کی باگ پکڑی ہوئی تھی اوردوسرے نے کپڑے کے ساتھ آپؐ کے لئے دھوپ سے سایہ کیا ہوا تھا۔ اس موقع پر آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو خاموش کرانے کی ڈیوٹی بھی حضرت بلالؓ کے سپرد فرمائی تھی۔

(مسند احمد جلد6ص402۔ابن ماجہ کتاب المناسك باب الوقوف بجمع)

حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے آنحضرت ﷺ کی اپنے گھر میں دعوت کی رسول اللہ ﷺ ابھی کھانا تناول فرمارہے تھے۔ بُھنا ہوا گوشت چھری سے کاٹ کر مجھے عطافرمانے لگے کہ اتنے میں بلالؓ کی آواز آگئی ’’یا رسول اللہ ﷺ! نماز کا وقت ہوگیا ہے۔‘‘ رسول اللہ ﷺ کو بلالؓ کی اس مستعدی پر کیا ہی پیارآیا ہوگا(فرمایا مَالَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ اللہ اس کا بھلا کرے اس کو کیا ہوگیا ۔یعنی ابھی تو ہم نے کھانا بھی نہیں کھایا اور یہ نماز کے لئے بلانے لگے ہیں۔

(مسند احمد جلد4ص252)

مگر یہ بھی بلالؓ کے ساتھ محبت کا ایک اظہار تھا ورنہ آنحضرت ﷺ کی جنت اور آنکھوں کی ٹھنڈک تونماز ہی تھی اور اکثر بلالؓ کو یہی فرمایا کرتے تھے کہ قُمْ يَا بِلَالُ وَاَرِحْنَا بِالصَّلٰوةِ۔ اے بلالؓ! کھڑے ہو۔ اقامت کہو اور نماز کے ساتھ ہمیں تسکین بہم پہنچاؤ کہ رسول اللہ ﷺ کی تمام پریشانیوں کا حل اور نجات نمازمیں ہی تھی۔ (مسند احمد جلد5ص371)

آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت بلالؓ سخت بے چین ہوگئے ابھی آپؐ کی تدفین عمل میں نہیں آئی تھی کہ وہ آخری اور یادگار اذان حضرت بلالؓ نے مدینہ میں کہی اس وقت لوگوں کے دل صدمے سے سخت نڈھال تھے۔ بلالؓ نے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ کہا تو ایک عجیب عالم تھا۔ عاشقِ رسول ﷺ بلالؓ کی آواز اپنے آقا کو نہ پاکر گلو گیر ہوگئی۔ لوگ روئے اور بہت روئے اور حضرت بلالؓ کی یہ اذان لوگوں کے لئے ایک یاد بن گئی۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ آپ کو کہتے کہ اذان دیا کریں تویہ عرض کرتے کہ اب رسول اللہ ﷺ کے بعد اذان کہنے کو میرا جی نہیں چاہتا۔ حضرت ابوبکرؓ بھی ان کی حالت سمجھتے اور فرماتے ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔ (خلاصہ از ابن سعد جلد3ص236)

آپ نے حضرت ابوبکرؓ سے عرض کیا اجازت ہو تو شام کے علاقوں میں جہاں جہاد ہورہا ہے میں وہاں چلا جاؤں تاراہِ خدا میں جامِ شہادت نوش کرسکوں حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا ’’میں بوڑھا ہوگیا ہوں میرا بھی تم پر کوئی حق ہے میرے پاس رک جاؤ۔‘‘ چنانچہ وہ کچھ عرصہ آپؓ کے پاس رک گئے ۔ پھرباصرار عرض کیا کہ اگر تو آپ نے مجھے خدا کی خاطر آزاد کیا تھا تو پھرمیں جہاد پرجانا چاہتاہوں مجھے جانے دیجئے۔ تب حضرت ابوبکرؓ نے آپؓ کو روکا نہیں اور آپؓ شام تشریف لے گئے۔تاہم بعض دوسری روایات کے مطابق بلالؓ حضرت ابوبکرؓ کی وفات تک مدینہ میں ہی رہے۔ پھرحضرت عمرؓ کے زمانہ میں ان سے اجازت لے کر جہاد کیلئے شام چلے گئے۔حضرت عمرؓ نے پوچھاآپ کے بعد اذان کون دے گاتو حضرت بلالؓ نے حضرت سعدؓ قرظی کے بارہ میں مشورہ دیا جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بھی اذان دیتے رہے تھے۔

(خلاصہ از اسد الغابہ جلد1ص307۔بخاری کتاب المناقب باب مناقب بلالؓ)

مُرشدم، رَہبرم، اے حسیں دِلبرم

مُرشدم ، رَہبرم ، اے حسیں دِلبرم
ہے فدا تجھ پہ ہر آن جان و دِلَم

تیرے آگے سروں کو کیا سب نے خم
تُو جہاں بھر میں ہر سُو ہوا محترم

تیرے پیارے تبسّم پہ قربان ہم
تیرا سایہ ہے ہم پر خدا کا کرم

ہے یہ وعدہ ، کبھی سُست ہوں گے نہ ہم
دِین احمد کا اونچا کریں گے عَلَم

تُو ہمارا ہے آقا ، تو خادم ہیں ہم
تیرے قدموں میں لائیں گے عرب و عجم

عطاء الحیٔ ناصر۔لندن

اے احمدی عورت!

دن چڑھ گیا ہے احمدی عورت تُو اُٹھ ذرا
اُٹھو اور اپنی سوئی ہوئی تقدیر کو جگا
لے ہاتھ میں قرآن اور قولِ رسولؐ کو
سچ اور حق کا ڈنکا ذرا زور سے بجا
ہے آخری امید زمانے میں تیری ذات
رکھی ہے تیری گود میں اسلام کی بقا
پکڑے ہوئے خطبات کی تعویز کے چراغ
اولاد کو تو اپنی حبل اللہ کر عطا
کر ان کو سرفرازی کے گوہر سے آشنا
بھٹکے ہوؤں کے واسطے بن جائیں راہنما
کر مالا مال پُر نور اخلاق سے انہیں
سر پہ جو تاجِ شرم ہو آنکھوں میں ہو حیا
فہم و دلیل سے کریں دنیا کو پاک صاف
ہوں خوش کلام ایسے کہ جیسے چلے صباء
ہیں آج جو نونہال مصلح موعودؓ کے
اخلاص سے وہ تیرے بنیں دین کے عصاء
دنیا میں کامران ہوں یوں نسل کو سنوار
ایسے خدا سے عہد کو کر اپنے تُو ادا

مصباح احمد

نظارت تعلیم قادیان اور احمدیہ ریسرچ سکالرز کے زیرانتظام کانفرنس کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

پیارے شرکاء پی ایچ ڈی ورکشاپ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ قادیان میں ایک ورکشاپ منعقد کی جارہی ہے جس کے شرکاء پی ایچ ڈی کرچکے ہیں یااس وقت کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہرلحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میری دعاہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو علم ومعرفت میں ترقی عطا فرمائے۔ آپ کے ذہنوں کو روشن فرمائے اور آپ کو نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق ملی جنہیں اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کی ترقی اور متبعین کے علم و معرفت میں کمال حاصل کرنے کی عظیم الشان خوشخبری عطا فرمائی۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں :

’’خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبردی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اورسب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کردیں گے۔‘‘

(تجلیاتِ الٰہیہ۔روحانی خزائن جلد 20صفحہ409)

ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ علم و معرفت میں کمال حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرے تاکہ اِن آسمانی بشارات کا مصداق بن سکے۔ بے شک آپ اعلیٰ تعلیم سے آراستہ ہیں یا اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن یادرکھیں کہ علم کی کوئی آخری حد نہیں اور ترقی کا سفرکبھی ختم نہیں ہوتا۔ انسان ساری زندگی علم سیکھتا رہتا ہے۔ آپ بھی اپنے علم کو مسلسل بڑھاتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے علم میں اضافے کی دعابھی کرتے رہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ ریل گاڑی یا جہاز میں بیٹھتے وقت میرے دل میں یہ حرکت ہوتی ہے کہ کاش یہ احمدیوں کے بنائے ہوئے ہوں اوروہ ان کمپنیوں کے مالک ہوں۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 17صفحہ 101)

آپؓ کی ان نیک تمناؤں کو بھی اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھیں اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے علمی میدان میں ایسے کارنامے سرانجام دیں کہ مسلمانوں کو ان کی کھوئی ہوئی عظمت آنحضورصلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متبعین کے ذریعے واپس مل جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کواس کی توفیق بخشے۔ آپ کو ہر قدم پر اپنی تائیدات سے نوازے اور ایسے کام کرنے کی توفیق بخشے جو بنی نوع انسان کے لیے نفع بخش ہوں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو آسمانِ احمدیت کے روشن ستارے بنائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

حافظ مصور احمد مزمل۔سینیگال

آٹھواں جلسہ سالانہ سینیگال 2019ء

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ سینیگال کو آٹھوا ں جلسہ سالانہ مورخہ 27 تا 29 دسمبر2019ء سینیگال کے دارالحکومت ڈاکار میں موجود جماعتی قطعہ پر احمدیہ مشن ہاؤس میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علی ذلک

جماعت احمدیہ سینیگال کے سالانہ کیلنڈر کا اہم ترین پروگرام جلسہ سالانہ ہوتا ہے ۔جلسہ سالانہ سینیگال کی تاریخ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے جلسہ سالانہ قادیان کے ساتھ ہی لی جاتی ہے تا کہ حضور انور کے قادیان جلسہ کے اختتامی خطاب سے اجتماعی طور پر احمدی مستفیض ہو سکیں ۔

امسال فروری کے پہلے ہفتے میں ہی جلسہ سالانہ کی نظامتوں کے افسران کی میٹنگ ہوئی جس میں گزشتہ جلسہ پر پیش آمدہ امور پر بحث کی گئی جو سرخ کتاب میں لکھے گئے تھے بعد ازاں ہر نظامت نے آئندہ سال کے لئے اپنی منصوبہ بندی پیش کی۔ اور دوران سال تیاریوں کے متعلق آگاہ کیا۔اس طرح دوران سال مختلف اوقات میں میٹنگ کر کے جلسہ کے انتظام کی پیش بندی پر منظم عمل درآمد کرنے کی کوششیں کی گئیں۔

امسال جلسہ سالانہ سینیگال کا عنوان ’’اسلام اور شہریوں کی ذمہ داریاں‘‘تھا ۔

جلسہ سالانہ سینیگال 2019 کی ایک خاص بات یہ ہے کہ امسال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت مکرم کمال زین بروجا کو بطور نمائندہ بھجوایا۔ ان کے علاوہ مکرم محمد احمد نعیم عربی ڈیسک،5 افراد کا وفد الجزائر سے، 4 افراد کا وفد موریطانیہ سے ،4 افراد کا وفد گیمبیا سے، 5 افراد کا وفد گنی بساؤ سے ،ایک نمائندہ جرمنی سے اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ مجموعی طور پر جلسہ سالانہ سینیگال میں 9 ممالک کی نمائندگی ہوئی۔

بیرون ممالک سے آئے مہمانان کے لئے اعلیٰ معیار کا مہمان خانہ تیار کیا گیا۔ اور گزشتہ سال کی نسبت زیادہ رہائشی خیمے بھی تعیر کئے گئے۔اور گزشتہ تین ماہ سے مسلسل 20 خدام مختلف ریجنز سے آ کر مستقل جلسہ کی تیاریوں کے لئے وقار عمل کرتے رہے۔

مورخہ 26 دسمبر کو ہی ملک کے طول و عرض سے قافلوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔اور سب سے لمبا سفر کر کے جو قافلہ پہنچا وہ کولڈا ریجن سے آیا جنہوں نے 700 کلومیٹر سے زائد کا سفر کر کے جلسہ میں شمولیت کی۔ اسی طرح ملک کے تمام ریجنز نے بھرپور نمائندگی کی۔

جلسہ کے تینوں دن جماعتی روایات کے مطابق بھرپور گزرے۔ جن کا آغازباجماعت نماز تہجد ،نماز فجر اور درس القرآن کے ساتھ ہوتا رہا۔پہلے دن 27 دسمبر بروز جمۃ المبارک مکرم امیر صاحب سینیگال نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز جمعہ کی امامت کروائی۔ پروگرام کے مطابق شام 4:30 بجے حضور انور کے نمائندہ نے لوائے احمدیت لہرایا اور احمدیہ مشن ہاؤس کے علاقہ کی کونسل کے وائس میئر جو 16 افراد کے وفد کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے تھے انہوں نے سینیگال کا قومی پرچم لہرایا۔ پرچم کشائی کے بعد مکرم کمال زین بروجا کی زیر صدارت افتتاحی سیشن ہوا جس کے آخر میں مکرم کمال صاحب نے حضور انور کا محبت بھرا سلام پہنچا کر خلافت کے پروانوں کو تسکین دلائی اور دعا کروائی۔ بعد از مغرب و عشاء لوکل جلسہ جات کا انعقاد ہوا جو ملک کی لوکل زبانوں ،وولف،سیریر،فولا،جولا میں مقررہ جگہوں پر منعقد ہوئے۔

دوسرے روز لجنہ کی طرف علیحدہ سیشن ہوا جب کہ مردانہ جلسہ گاہ میں بھی پروگرام کے مطابق مختلف موضوعات پر مقررین نے تقاریر کیں۔جن میں جلسہ کے عنوان کی مناسبت سے ’’معاشرے کی تعلیم و تربیت‘‘، ’’ماحول کی صفائی‘‘اور اداروں کا احترام وغیرہ موضوعات پر تقاریر ہوئیں شام کے سیشن کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔ جس کے بعد مذکورہ بالا زبانوں میں لوکل جلسے منعقد ہوئے۔

تیسرے روز اختتامی سیشن کی صدارت مکرم محمد احمد نعیم عربی ڈیسک لندن نے کی۔ انہوں نے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ اور اپنے اختتامی خطاب میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مختلف پیراوں سے روشنی ڈالی ۔ اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سالانہ سینیگال میں 9 ممالک کی نمائندگی کے ساتھ کل حاضری 3560 رہی ۔ الحمد للہ علی ذلک۔

جلسہ کے اور بہت سی دلچسپیوں میں سے ایک نمائش بھی تھی جسے شاملین جلسہ ، مہمانان کرام او ر زیر تبلیغ افراد نے بکثرت دیکھا ۔نمائش میں عربی اور فرنچ زبان میں تمام لٹریچر آویزاں کیا گیا تھا اس کے علاوہ قرآن کریم کے 30 سے زائد تراجم بھی نمائش کا اہم جزو تھے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفائے کرام کی تصاویر بھی ہر نظر کو کھینچتی تھیں۔ نمائش سے خصوصاً وولف ، منڈینگا، اور فولا زبان میں ترجمۃ القرآن بہت سے احباب نے خریدے۔

جلسہ سالانہ پر دیگر معززین علاقہ ،مختلف ریجنز کے میئرز، وائس میئرز اور حکام کے نمائندوں نے خطاب کیا اور جماعت کی دینی اور انسانی خدمات کا اعتراف کر کے تعریفی کلمات کہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام حاضرین کو جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شاملین جلسہ کے لئے کی گئی تمام دعائیں ہمارے حق میں قبول ہوں۔ آمین

لئیق احمد عاطف ۔ مالٹا

جماعت احمدیہ مالٹا کے زیرِانتظام خدمتِ انسانیت ایک عملی تبلیغ اسلام

معزور افراد کے ادارے اور ڈرگز میں شامل لوگوں کے ادارے میں تحائف اور بوڑھے افراد کے لئے کھانے کا انتظام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ساتھ جہاں دنیائے اسلام میں عشق الٰہی کے اسلوب کی تجدید ہوئی وہیں خدمت انسانیت کے جذبہ کو بھی نئی جدت اور زندگی ملی۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”ہمارا یہ اُصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔“

(سراج منیر، روحانی خزائن جلد12، ص28)

نیز فرمایا:

مرا مقصود و مطلوب و تمنّا ، خدمت خلق است
ہمیں کارم ، ہمیں بارم ، ہمیں رسمم ، ہمیں راہم

انہی راہنما اصولوں کی پیروی میں جماعت احمدیہ مالٹا ہر سال خدمت انسانیت کے پروگرام ترتیب دیتی ہے۔ یہ خدمت انسانیت جہاں دکھی لوگوں کے چہروں پر خوشی ومسرت کے رنگ بکھیرتی ہے وہیں یہ عملی تبلیغ کے دائمی نقوش انسانی ذہنوں پر ثبت کرنے کا باعث بنتی ہے۔

خدائے بزرگ و برتر کی دی ہوئی توفیق اور حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے جماعت احمدیہ مالٹا کو ماہِ دسمبر میں خدمت انسانیت کے تین پروگرام کرنے کی توفیق ملی جو کہ اسلام احمدیت کی تبلیغ کا نہایت اہم ذریعہ ثابت ہوئے اور ملک بھر میں لوگوں نے اسلام احمدیت کی ان خدمات کو بہت سراہا اور گھر گھر میں احمدیت کی انسان دوستی اور محبت سب کے لئے ، نفرت کسی سے نہیں کا پیغام پہنچا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک

تحائف کی تقسیم

مؤرخہ 18 دسمبر 2019ءکو مالٹا میں معزور افراد کے لئے ایک فلاحی ادارہ Dar il-Kaptan کو جماعتی وفد نے وزٹ کیا اور وہاں پر موجود افراد کے لئے پچاس Gift Hampers پیش کرنے کی توفیق ملی۔

محبت سب کے لئے

اسی طرح ایک فلاحی تنظیم Caritas Malta کے زیر انتظام منشیات کے عادی لوگوں کے لئے بنائے گئے Therapeutic سینٹر کو وزٹ کرنے، وہاں لوگوں سے ملنے اور انہیں پچاس پیکٹس بطور تحفہ پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اس سینٹر میں لوگوں کو مختلف گروپوں میں رکھا جاتا ہے جن میں عورتوں کا ایک گروپ بھی شامل ہے۔ اس موقع پر مختلف چار گروپوں میں تقسیم منشیات کے عادی لوگوں سے ملنے کا موقع ملا اور انہیں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نشہ کے نقصانات، انسانی شرف اور زندگی کو بامقصد بنانے کے موضوعات پر تفصیلی گفتگو کا موقع ملا۔ انہیں نشہ کی لعنت سے چھٹکارے کی طرف توجہ دلانے اور ان کے مورال اور عزم و ہمت کو مضبوط کرنے کے لئے ان کی حوصلہ افزائی کرنے کا بھی موقع میسر آیا۔ اس موقع پر انہیں بتایا کہ ہمارا ماٹو ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ ہے اور ہم بلا تفریق مذہب و ملت انسانیت کی خدمت پر یقین رکھتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات کے تذکرہ نے سب لوگوں پر بہت مسحور کن اثر کیا اور بہت سے لوگ جذباتی ہوگئے اور انہوں نے جماعت احمدیہ مسلمہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم جیسے لوگوں کہ جنہیں خاندان والے بھی تحقیر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں مگر اسلام احمدیت نے انہیں عزت ووقار اور جینے کا حوصلہ دیاہے۔ کہنے لگے اس قدر محبت بھرے الفاظ نے ہمارے شعور کو اجاگر کیا ہے اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم نشہ کی لعنت سے ہمیشہ ہمیش کے لئے چھٹکارا حاصل کرکے معاشرہ کا مفید وجود بننے کی کوشش کریں گے۔

خواتین کے گروپ میں بعض مائیں بھی تھیں۔ جب ان سے بات کی اور بطور ماں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور یہ کہ ماں کی عدم موجودگی بچوں پر کس قدر گراں گزرتی ہے اور معاشرتی طور پر ایسے بچے کس طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتے ہیں اور معاشرتی مسائل میں گھر جاتے ہیں تو ان باتوں نے ان ماؤں کے شعور کو گرمایا اور دلوں کو نرم کیا تو ان کے جذبات آنسوؤں میں بہنے لگے۔ وہ ایک جذباتی منظر تھا۔ ان ماؤں نے بھی عہد کیا کہ وہ نارمل زندگی میں واپس لوٹنے کے لئے پرعزم ہوئی ہیں۔ ایک ماں نے کہا کہ ان کا اس ادارے میں یہ چھوتھا کورس ہے مگر وہ عہد کرتی ہیں کہ یہ آخری کورس ہوگا اور وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے منشیات سے تائب ہوکر اپنے بچوں کی پرورش پر تمام ترتوجہ مرکوز کریں گی تاکہ وہ معاشرہ کا مفید وجود بن سکیں۔

اس موقع پر اس ادارہ کے ڈائیریکٹر Anthony Gatt اور ان کے ٹیم کے دوسرے ارکان بھی موجود تھے۔ ان سب نے یک زبان ہوکر کہا کہ آج کا یہ وزٹ ہمارے لئے اور اس سینٹر میں مقیم لوگوں کے لئے یقینا نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ ہم نے لوگوں کے چہروں پر مثبت تبدیلی کے نمایاں آثار دیکھے ہیں اور ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا یہ وزٹ، لوگوں کے لئے تحائف اور ان سے نہایت محبت و اخلاص کے ماحول میں ان مسائل پر تفصیل سے بات کرنا ان لوگوں میں جینے کا حوصلہ پیدا کرے گا اور منشیات سے چھٹکارہ حاصل کرنے میں ان کے لئے ممدومعاون ثابت ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ مالٹا کی یہ خدمت غرباء کی خوشیوں، منشیات میں گھرے لوگوں کی منشیات سے نجات اور اجڑے گھروں کی آبادی کا باعث بنے، بچوں کو والدین کی محبت نصیب ہو اور جس مثبت پرورش کے وہ حقدار ہیں وہ انہیں میسر آئے۔ آمین

غرباء اور نادار لوگوں کے لئے ظہرانہ

نئے سال کے آغاز پر جماعت احمدیہ نے پچاس مستحق افراد کے لئے ظہرانے کا اہتمام کیا تھا اب اس پروگرام کو وسعت دی گئی اور ایک سو سے زائد ایسے بوڑھے اور نادار Grandparents جنہیں بہت کم ان کے رشتہ دار وزٹ کرتے ہیں اور وہ تنہائی میں ان ایام کو گزارتے ہیں کے لئے مؤرخہ 29 دسمبر کو ظہرانے کا اہتمام کیا گیا۔ احمدی مردوخواتین نے اپنے گھروں میں نہایت لذیذ اور پرتکلف کھانے تیار کئے اور خدمت انسانیت ہمارا شیوہ کا عملی نمونہ پیش کیا۔

اس موقع پر مالٹا میں رومن کیتھولک چرچ کے نمائندہ مکرم پادری Charles Cordinaصاحب نے خصوصی طور پر شرکت کی اور وہ جماعت احمدیہ کی اس بے لوث خدمت انسانیت سے بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ ہی انسانیت کی خدمت میں پیش پیش ہوتی ہے اور آج مجھے ذاتی طور پر اس پروگرام میں شرکت کرکے اس کے ذاتی مشاہدہ کا موقع ملا ہے۔ اس موقع پر مبلغ سلسلہ مالٹا نے مختصر خطاب بھی کیا۔ جس کا حوالہ دیتے ہوئے پادری صاحب نے بیان کیا کہ یہ تعلیمات اور جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت کی عملی تصویر یقینا قابل تحسین ہے اور یہ لوگوں کی خوشی اور تسکین کا باعث ہوگی۔

تمام لوگ بہت زیادہ خوش تھے اور انہوں نے جماعت احمدیہ مسلمہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور ڈھیروں دعائیں دیں کہ اللہ تعالیٰ کا سایہ رحمت ہمیشہ جماعت پر رہے۔

مالٹا کے نیشنل ٹیلیویژن اورون نیوز مالٹا نے اس پروگرام کی خصوصی کوریج کی اور رات کے خبرنامہ میں اسے خصوصی جگہ دی اور نہایت ہی اچھے الفاظ میں جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت کا تذکرہ کیا۔انہوں نے اپنی ویب سائیٹ پر بھی اس خبر کو شائع کیا۔ دونوں ٹیلیویژن چینلز پر نشر ہونے والا خبرنامہ مالٹا کے تقریبا ہر گھر میں دیکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان اور پیارے آقا کی دعاؤں کی برکت سے جماعت احمدیہ مسلمہ مالٹا کی خدمت انسانیت کے یہ پروگرام عملی تبلیغ کے سانچے میں ڈھل کر مالٹا کے ہرگھر تک پہنچے اور لاکھوں لوگوں کے دل و دماغ پر مثبت اثرات نقش کرنے کا باعث بنے۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک

اے میرے رب محسن کیونکر ہو شکر احساں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

مساجد کی اصل زینت

دہلی کی جامع مسجد کو دیکھ کرحضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ:

” مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔رسول کریم ﷺ کی مسجد چھوٹی سی تھی۔ کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔ مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ آنحضرت ﷺ کے وقت میں دنیا داروں نے ایک مسجد بنوائی تھی۔ وہ خداتعالیٰ کے حکم سے گرا دی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا۔ یعنی ضرر رساں۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملا دی گئی تھی۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔“

(ملفوظات جلد 8صفحہ 170۔ایڈیشن 1984ء)

محمد محمود طاہر

دعاگو، منکسرالمزاج اور درویش صفت خادم سلسلہ

مکرم الحاج مولوی محمد شریف واقف زندگی

خاکسار کے بڑے تایا جان مکرم الحاج مولوی محمد شریف واقف زندگی سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ منکسر المزاج، سادہ لوح، دعاگو اور درویش صفت خادم سلسلہ تھے۔ آپ مورخہ 2مارچ 2001ء کو نیویارک امریکہ میں وفات پا گئے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

آپ 5۔اکتوبر 1922ء کو مانگٹ اونچا تحصیل وضلع حافظ آباد (سابقہ گوجرانوالہ) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد میاں پیر محمد صوفی منش درویش بزرگ اور تجارت کے پیشہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ سالہاسال تک گاؤں کی مسجد کے امام رہے اور آپ کی اہلیہ محترمہ زینب بی بیؓ بنت حضرت میاں فتح الدین گوندل ساکن پیر کوٹ ثانی صحابیہ حضرت مسیح موعودؑ (مدفون قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ ربوہ) تھیں۔ آپ کی والدہ نے گاؤں کے سینکڑوں بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے آراستہ کیا۔ یوں آپ ایک نیک اور مذہبی احمدی گھرانے میں بڑھے پلے۔

خاندان میں احمدیت پیر کوٹ اور مانگٹ اونچے کے صحابہ کے ذریعہ آئی۔ مولوی محمد شریف کے تایا حضرت مولوی فضل الدین آف مانگٹ اونچا نے 1904ء میں بیعت کی اور آپ مبلغ سلسلہ کے طور پر یوپی اور حیدر آباد دکن میں بھی خدمات بجالاتے رہے۔آپ کے حالات زندگی پرایک مختصر کتابچہ مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین آف حیدر آبادنے شائع کیا تھا۔ آپ کے ایک پوتے مکرم رضوان احمد شاہد مربی سلسلہ ہیں۔

خاکسار کے دادا اور مولوی محمد شریف صاحب کے والد میاں پیر محمد اپنے بھائی صاحب کے قبول احمدیت کے ساتھ ہی ایمان لے آئے لیکن بھائی کے انتظار اور دیگر وجوہ کی وجہ سے قادیان نہ جا سکے اوراس دوران حضرت مسیح موعودؑ کی وفات ہو گئی۔ 1910ء میں آپ گاؤں سے پیدل قادیان کے لئے روانہ ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی دستی بیعت کی اور قادیان میں کبارصحابہ کی شاگردی اختیار کی اور پھر تعلیم وتربیت کا کام گاؤں آکر ساری عمر بجا لاتے رہے۔ آپ 1989ء میں فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ آپ نے اپنی ساری اولاد کی تعلیم وتربیت کا خصوصی اہتمام کیا اور آج خدا کے فضل سے آپ کی اولاد در اولاد مختلف علوم وفنون میں اعلیٰ مقام پراور خدمت دین بھی کر رہی ہے۔

مولوی محمد شریف نے ابتدائی تعلیم گاؤں اور حافظ آباد سے حاصل کی اور پھر پرائمری کے بعد مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہو گئے۔ آپ کے دوسرے بھائی مکرم چوہدری سلطان احمد طاہر آف کراچی اور خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمد صادق واقف زندگی بھی قادیان میں تعلیم پاتے رہے۔ 1942ء میں مولوی صاحب نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور وقف کے لئے پیش کر دیا۔ جب تک وقف کی منظوری نہیں آئی جنگ عظیم دوم کے زمانہ میں فوج میں بھرتی ہو گئے۔ اور چار سال تک ملٹری میں ملازم رہے۔

1946ء میں آپ کا وقف منظور کر لیا گیا اور ہدایت ہوئی کہ ملٹری سے فارغ ہو کر دفترتحریک جدید میں حاضری دیں۔

آپ نے درخواست دی کہ ملٹری سے فراغت کے لئے دفتر مدد کرے چنانچہ دفتری چٹھی سے فراغت منظور ہوئی۔ آپ کو تحریک جدید میں حاضری دینے کے بعد افریقہ میں مربی کے طور پر بھجوانے کے لئے تقرر ہوا۔دریں اثنا بر صغیر کی تقسیم ہو گئی اور ہجرت کے دور سے گزرنا پڑا۔ پاکستان میں جب دوبارہ تقرری ہوئی تو بیماری کی وجہ سے آپ نہ جا سکے اور آپ کو تحریک جدید کے دفاتر میں تعینات کردیا گیا۔ پہلے وکالت دیوان پھر دفتر آڈیٹر اور پھر 1958ء سے مستقل طور پر اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ کے طور پر خدمات پر مامور کیا گیا اور یہاں سے ہی آپ ریٹائر ہوئے۔

مکرم حاجی محمد شریف کی شادی حضرت مسیح موعودؑ کے جلیل القدر اور حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں سے لمبی زندگی کا اعجاز پانے والے صحابی حضرت میاں فضل محمد ہرسیاں والے (مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) کی چھوٹی بیٹی مکرمہ صادقہ بیگم سے قادیان میں ہوئی۔ آپ کواللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کیں۔ خدا کے فضل سے آپ کی اولاد اعلیٰ تعلیم یافتہ اور خدمت دینیہ کی توفیق پا رہی ہے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم وسیم احمد ظفر مربی سلسلہ ہیں۔ سب سے چھوٹے بیٹے مکرم ڈاکٹر کریم احمد شریف نیویارک میں ہیں۔ آپ کی اولاد امریکہ میں مقیم ہے۔جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر لنگرخانہ میں آپ کے بیٹوں کو غیر معمولی خدمت کی توفیق آغاز لنگر امریکہ سے مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو اپنے بزرگوں کی نیک روایات کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کو جنوری 1974ء میں فریضہ حج کی ادائیگی کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کے ساتھ آپ کی والدہ محترمہ زینب بی بی بھی مقدس فریضہ کی بجا آوری کے لئے تشریف لے گئیں۔ خدا کے فضل سے کئی احمدیوں نے یہ فرض ادا کیا اور جملہ مناسک بجا لائے۔ ایک معاند احمدیت کی رپورٹ پرآپ کو حراست میں لے لیا گیا اور آپ کو قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔ آپ کی والدہ کو بھی شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اور آپ موت وحیات کی کشمکش میں سے گزرے۔ اس دوران آپ عبادات الٰہی، تلاوت قرآن اور قصیدہ یاعین فیض اللہ پڑھنے میں مصروف رہا کرتے۔ اور عدالت کے قاضی کو بڑے دلائل کے ساتھ جواب دیتے۔ آپ نے یہ بھی درخواست عدالت میں کی کہ اگر مجھے سزائے موت دے دی گئی تو میری میت کو میرے وطن بھجوا دیا جائے۔

آپ کو بحث ومباحثہ عدالت کے دوران یہ گمان ہو گیا تھا کہ عدالت آپ کو سزائے موت دے دے گی۔ اس کے بعد آپ نے اپنے بیوی بچوں کے نام ایک وصیت نامہ تحریر کیا جو اپنی والدہ محترمہ کو دے دیا۔ آپ نے تحریر کیا:

میرے متعلق میرے کمرے کے ایک غیر احمدی جو ہمارے ساتھ رہتے ہیں۔ حکومت کو رپورٹ کر دی کہ یہ احمدی ہے اور حکومت سعودی عرب نے مجھے رات عشاء کی نماز کے بعد قرآن مجید پڑھتے ہوئے پکڑ لیا۔ قرآن مجید مجھ سے چھین لیا۔(میں قرآن مجید مسجد حرام میں مقام ابراہیم کے پاس بیٹھ کر پڑھ رہا تھا) مجھے حرم کی پولیس میں لے گئے۔ وہاں بیان لیا گیا۔ اور

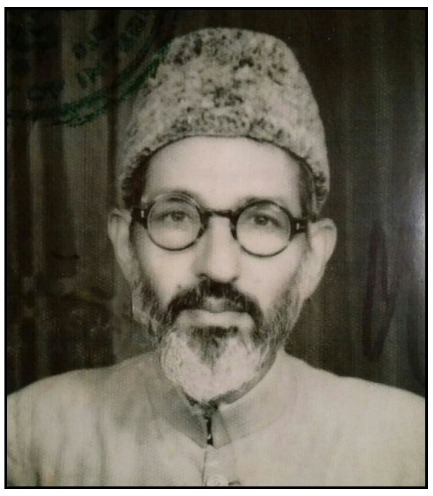

اس کے بعد مجھے جیل پہنچا دیا گیا۔ دوسرے دن والدہ صاحبہ بھی میرے ساتھ شامل ہو گئیں۔ ہمیں عدالت میں لے جایا گیا۔ بیان لیا گیا۔ اس کے بعد قاضی نے کہا کہ یا تو تم احمدیت سے توبہ کر کے مسلمان ہو جاؤ ورنہ تمہاری سزا قتل ہے۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے بیان پر قائم ہوں۔یہاں کا قانون بڑا سخت ہے میر اخیال یہی ہے کہ مجھے قتل کر دیاجائے گا۔ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

میری رفیقۂ حیات آپ میری تمام خطاؤں کو معاف کر دیں،میری موت پر ماتم نہ کریں۔ یہ میری آپ کو وصیت ہے۔میری بیٹی کا نکاح کر دینا۔ میری تمام بیٹوں کو وصیت ہے کہ وہ تمام نمازیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کیا کریں اور وہ احمدیت کے بہادر اور جاں باز سپاہی بنیں اور احمدیت کی خاطر اپنی جان کی قربانی دینے سے ہر گز ہرگز گریز نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ وناصر ہو۔ تمام رشتہ داروں کو فرداً فرداً سلام پہنچا دیں۔حضور کی خدمت میں بھی میرا سلام پہنچا دیں۔

والسلام

محمد شریف

(بحوالہ عالمگیر برکات ماموزمانہ از مولانا عبدالرحمٰن مبشر ص255)

عدالت میں پیشی کے دوران آپ کوموقع دیا گیا۔ لیکن آپ نے اپنے خدا سے کیا ہوا عہد نبھایا اور اپنے مؤقف پر قائم رہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف سخت دشنام دہی پر بھی اکسایا گیا اور آپ کے سامنے دشنام دہی کی بھی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صبر واستقامت کی توفیق بخشی۔

قید کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے مولوی محمد شریف تحریر کرتے ہیں کہ:

”جب مجھے مکہ معظمہ کی جیل کے کمرہ میں تنہا بند کر دیا گیا۔ تو میں نے جیل کے کمرہ میں داخل ہوتے ہی جیل والوں سے قرآن مجید طلب کیا۔ چنانچہ مجھے قرآن مجید مہیا کر دیاگیا۔ میں جیل کے کمرہ میں اکیلا ہی تھا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا میرا اور کوئی ساتھی نہ تھا۔ فرصت کے اوقات میں قرآن مجید کی تلاوت کر کے اپنی گھبراہٹ دور کر لیتا تھا۔ جیل میں مجھے روزانہ تین وقت کھانا دیا جاتا تھا۔ مکہ معظمہ کی جیل میں خوراک اچھی ملتی رہی۔ میں نمازیں نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتا تھا۔ اور مجھے سلسلہ احمدیہ کی ترقی اوراحباب جماعت نیز اپنے لئے اور رشتہ داروں کے لئے خوب دعائیں کرنے کا موقعہ ملا۔ پورے ایک ماہ کے بعد مجھے مکہ معظمہ کی جیل سے رہا کر کے جدہ پہنچا دیا گیا۔ اور وہاں کی جیل میں انفرادی کمرے میں بند کر دیا گیا۔ یعنی میرے ساتھ کوئی اور قیدی نہیں تھا۔ وہاں بھی میں نے جاتے ہی قرآن مجید حاصل کر لیا۔ اور روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کر کے اپنا دل بہلالیتا تھا جدہ کی جیل کا انتظام نہایت ناقص تھا۔ اور خوراک بھی نہایت ناقص تھی۔

زیادہ تر مسور کی دال کھانے کو دی جاتی تھی۔ جس کی وجہ سے میرے ناک سے خون جاری ہو گیا۔

25۔اپریل کو مجھے جیل سے جدہ کے تھانے میں لے جایا گیا۔ مجھے ہتھکڑی لگائی ہوئی تھی۔ تھانہ پہنچ کر میرے شناختی کارڈ کے چھ فارموں پر دونوں ہاتھوں کی تمام انگلیوں کے نشان ثبت کئے گئے ۔ اس کے بعد لکڑی کی ایک تختی پر میر انام لکھ کر تختی میرے دونوں ہاتھوں میں پکڑا دی گئیں اور فوٹو لیا گیا۔

والدہ صاحبہ کو مکہ معظمہ کی عورتوں کی جیل میں رکھا گیا تھا۔ مجھے والدہ صاحبہ کے حالات کا کوئی علم نہیں تھا اور والدہ صاحبہ کو میرے متعلق کچھ علم نہ تھا۔ آخر 2مئی کو قریباً ڈیڑھ ماہ کے بعد جدہ میں میری اور والدہ صاحبہ کی آپس میں ملاقات ہوئی تھی۔ اس دن مجھے اور والدہ صاحبہ کو جیل سے رہا کر کے مکہ معظمہ بھجوادیا گیا کیونکہ ہمارے پاسپورٹ مکہ معظمہ میں تھے۔ جیل سے رہائی کے بعد ہمیں ایک شخص سے معلوم ہوا کہ آخری جہاز جدہ سے 13مئی کو پاکستان جانے کے لئے روانہ ہو رہا ہے۔ (عالمگیر برکات مامور زمانہ ص257)

اپنی واپسی پاکستان کی روئیداد لکھتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ:

’’جیل سے ہمیں سیدھا جدہ کی بندرگاہ پاکستان جانے کے لئے حکم ہوا۔ ہم نے کہا کہ ہمارا سامان جیل کے باہر پڑا ہے چنانچہ وہاں سے سامان لیا گیا اور ہمیں بندرہ گاہ پہنچایا گیا۔ وہ آخری جہاز تھا جو 14مئی کو جدہ سے چلا اور اس جہاز میں ہم واپس پاکستان پہنچ گئے۔ ہمارا ترجمان بہت اچھا آدمی تھا۔ اس نے مجھے کہا کہ مجھے آپ کے استقلال پر رشک آتا ہے۔ آپ نے دین کی خاطر قید ہو کر بزرگوں کی سنت تازہ کر دی ہے۔

اللہ کے فضل سے مجھے خدام الاحمدیہ کا عہد نبھانے کی توفیق ملی۔ وہ عہد یہ ہے کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی اور ملی مفاد کی خاطر میں اپنی جان ، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔

میرا جو فوٹو لیا گیا تھا وہ ماہ اکتوبر کے رسالہ چٹان میں جس کے ایڈیٹر شورش کاشمیری تھے شائع کیا گیا۔ فوٹو میں حرم کے سپاہی نے میری ہتھکڑی پکڑی ہوئی ہے۔ فوٹو کے نیچے لکھا ہے ’’جامعہ احمدیہ کا اکاؤنٹنٹ محمد شریف جنہیں مکہ مکرمہ کی عدالت نے کافر قرار دے کر جیل بھجوادیا‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل 26۔اپریل 1996ء)

حالت اسیری کی داستان پڑھنے کے بعد مولوی محمد شریف کے اوصاف حمیدہ اور ایمانی قوت اور استقامت کا واضح اظہار ہو جاتا ہے کہ قید تنہائی اور وطن و اہل و عیال سے دور کس طرح آپ کو اس جانکاہ قید سے گزرنا پڑا۔ آپ کی دعاؤں اور استقامت کے نتیجہ میں آپ کی رہائی ہوئی اور آپ اپنے اہل وعیال کے پاس پہنچے۔

آپ خدا کے فضل سے واقف زندگی تھے اور وقف کے عہد کو نبھانا جانتے تھے اس کا ایک موقع تو آپ کی زندگی میں اسیری کی حالت میں آیا اور پھر ساری زندگی اپنے عہد کو نبھاتے رہے اور اپنے کام کو خلوص دل اور محنت شاقہ کے ساتھ کرتے رہے۔

آپ کی نماز باجماعت کی عادت اور اس میں دوام آپ کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو تھا۔ یہ سلسلہ آپ کی زندگی کے آخری لمحات میں بھی جاری رہا۔ ربوہ میں ہم دیکھا کرتے تھے کہ انتہائی اہتمام کے ساتھ نمازوں پر بروقت پہنچا کرتے ۔ اپنے اردگرد کی تمام بیوت الذکر کے اوقات معلوم تھے تا جس جگہ جانا ہو وہاں وقت نماز کا بھی علم ہو۔ کسی کے ہاں جاتے یا کسی تقریب میں شریک ہوتے۔ نماز کی ادائیگی کا ہر وقت فکر کے ساتھ اہتمام کرتے۔ سردیوں میں ہر نماز سے قبل پانی کو گرم کرنا اور پھر التزام اور انتظام کے ساتھ وضو کی تمام شرائط کے ساتھ وضو کرتے اور نماز پر تشریف لے جاتے۔ جب آپ نیویارک اپنے بچوں کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے نماز باجماعت کا اہتمام وہاں بھی جاری رکھا اور اپنے قریبی سنٹر میں جاتے اور اکثر نماز کی امامت بھی کرواتے اور یوں دنیا کے مصروف ترین شہر میں عبادت الٰہی کے اہتمام کو جاری رکھا اور اس میں کوئی ناغہ کا سوال نہیں ہو سکتا تھا۔ سفروں پر جاتے تو جس جگہ جاناہوتا یا مسجد کی تلاش ہوتی یا پھر گھر میں نماز باجماعت کا انتظام کرتے۔ یہ آپ کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو ہے۔

اپنے تمام قریب اور دور کے رشتہ داروں کے ساتھ میل ملاقات اور ان کی غمی خوشی میں شمولیت آپ کا ایک نمایاں خلق تھا۔ ربوہ میں رہنے والے عزیزوں کے ہاں آپ باقاعدگی کے ساتھ ملنے کے لئے جایا کرتے تھے اور تمام رشتہ داروں کے حالات سے واقف رہتے تھے۔ آپ کی وجہ سے تمام عزیزوں کی خبریں بھی ایک دوسرے کو مل جایا کرتیں اور ان کی خیریت کا سب کو علم ہو جاتا۔ ربوہ کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک آپ سائیکل پر رواں رہتے ہوئے اپنے عزیزوں اور جاننے والوں سے ملاقات رکھتے۔ امریکہ جانے کے بعد بھی یہ سلسلہ وہاں کے عزیزوں اور اقرباء سے میل ملاقات کے ذریعہ آپ نے قائم رکھا۔ کسی عزیز کے ہاں غمی یا خوشی کے موقع پر بعد مکانی کی وجہ سے آپ شرکت نہ کر پاتے تو خط کے ذریعہ آپ اس موقع پر شامل ہو جاتے۔

بچوں کے ساتھ انتہائی مشفقانہ سلوک فرمایا کرتے تھے۔ اور ڈانٹ ڈپٹ کے قائل نہ تھے۔ بلکہ پیار کے ساتھ سمجھایا کرتے۔بچوں کے ساتھ گھل مل جانا اور ان کو دینی تعلیم سے آراستہ کرتے۔ نیویارک قیام کے دوران آپ نے یہ سلسلہ جاری رکھا اور بچوں کو دینی تعلیم دینے کا فریضہ ادا کیا۔

آپ کی طبیعت میں سادہ مزاج اور قناعت دونوں پہلو اجاگر تھے۔ بحیثیت واقف زندگی آپ نے عمر گزاری اور مختصر گزارہ الاؤنس میں بیشتر عمر گزری۔ کسی قسم کی نمود ونمائش اور تکلف کا شائبہ بھی نہ پایا جاتا تھا۔ جو مل جاتا اس پر شکر کرتے اور نہ ملنے کی حسرت یا خواہش دل میں پیدا نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کی اولاد کو دنیاوی آسائشوں سے بھی نوازا ہے اور وہ خوشحال زندگی گزار رہے ہیں۔

آپ مسواک کا استعمال باقاعدگی سے اہتمام کے ساتھ کرتے۔ آپ نے ربوہ میں تازہ مسواک حاصل کرنے کے لئے ایک ہتھیار بنایا ہوا تھا جسے عرف عام میں ’’ٹانگا‘‘ کہتے ہیں۔ روزانہ کیکر، نیم یا ٹاہلی کی مسواک حاصل کرتے تھے۔ اس عادت کے نتیجہ میں آپ کے دانت خدا کے فضل سے انتہائی مضبوط تھے۔ اور سخت سے سخت چیز بھی آپ توڑ لیا کرتے تھے۔ دانتوں کی یہ مضبوطی آخری وقت تک برقرار رہی۔

روزانہ سیر کی عادت تھی اور قیام امریکہ کے دوران یہ عادت مزید بڑھ گئی۔ ربوہ کے بعد نیویارک ایک بالکل نئی دنیا تھی۔ آپ روزانہ کئی کئی میل پیدل چلا کرتے اور نیویارک کا شاید ہی کوئی علاقہ ہو گا جس کو آپ نے سیر کے ذریعہ نہ دیکھا ہو۔ سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ کے قرآنی حکم پر خوب عمل کیا اور جہاں آپ اپنے جسم کو چست و توانا رکھتے وہاں معلومات عامہ میں بھی اضافہ کرتے۔ اور اپنے سیر اور معلومات کے تجربات دوسروں تک بھی پہنچاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ آپ کی نیک یادوں اور اعلیٰ اقدار کی حفاظت کرے آپ کی اولاد در اولاد کو حفاظت کرنے کی توفیق عطا کرے اور اللہ تعالیٰ جماعت کو نیک اور درویش صفت بزرگ عطاکرتا چلا جائے۔آمین۔

آپ کی وفات پر آپ کے بیٹے ڈاکٹر کریم احمد شریف آف نیویارک نے ایک نظم لکھی جس کے اشعار پیش ہیں:۔

پیڑ کا سایہ بھی سنتے ہیں گھنا ہوتا ہے
باپ کا سایہ مگر اس سے سوا ہوتا ہے
وہ مناجاتِ شب و روز تو اب ختم ہوئیں
جن کے ہونے سے دفع شرِّ بلا ہوتا ہے
آج وہ شفقتیں وہ پیار وہ جنت ہے کہاں
یہ ملیں جس کو اسی کا تو خدا ہوتا ہے
زندگی وقف رہی دین محمدؐ کے لئے
اور سکھلایا عبادت میں مزا ہوتا ہے
راہِ مولیٰ میں سہی قید بہ ارض کعبہ
سب کو دکھلایا کہ حق یوں بھی ادا ہوتا ہے
موت سے ڈرنا ہے کیا حکمِ الٰہی مانو
جان سے بڑھ کر بھی ایمان بڑا ہوتا ہے
اپنی خاموش طریقت سے سکھایا مجھ کو
’’جس کا کوئی بھی نہیں اس کا خدا ہوتا ہے‘‘
تیرا محبوب تھا بندہ سو تجھی کو سونپا
حق کہاں ہم سے امانت کا ادا ہوتا ہے

کثرتِ اخراجِ ریح نواقضِ وضو میں نہیں

حضرت صاحبزادہ مرزابشیراحمدؓ تحریر کرتے ہیں کہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیلؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کسی وجہ سے مولوی عبدالکریم مرحوم نماز نہ پڑھاسکے۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ بھی موجود نہ تھے توحضرت صاحبؑ نے حکیم فضل الدین مرحوم کونماز پڑھانے کے لئے ارشاد فرمایا۔انہوں نے عرض کیا کہ حضورتو جانتے ہیں کہ مجھے بواسیر کا مرض ہےاور ہر وقت ریح خارج ہوتی رہتی ہے۔میں نماز کیسے پڑھاؤں؟ حضورؑنے فرمایا ’’حکیم صاحب!آپ کی اپنی نماز باوجوداس تکلیف کے ہوجاتی ہے یانہیں؟‘‘انہوں نے عرض کیاہاں حضور نے فرمایا کہ: ’’پھر ہماری بھی ہوجائے گی۔آپ پڑھائیے۔‘‘

خاکسارعرض کرتا ہے کہ بیماری کی وجہ سے اخراجِ ریح جو کثرت کے ساتھ رہتاہو،نواقضِ وضومیں نہیں سمجھاجاتا۔

(سیرۃ المہدی جلد1صفحہ615,614)

حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خانؓ

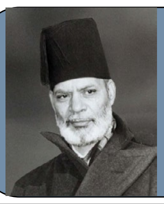

دوستی

(آج سے قریباً سو سال قبل حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحبؓ کا ایک مضمون ماہنامہ ’’مخزن‘‘ لاہور میں شائع ہوا جس کو ایڈیٹر کے نوٹ کے ساتھ بعینہٖ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔)

’’یورپ کے بڑے بڑے جہابذۂ علم و فضل اور مشہور فلاسفروں نے دوستی کے متعلق جو رائے قائم کی ہے، یہ دلچسپ مضمون اُن آراء کا آئینہ ہے۔ ان اقوال کے مؤلف ہمارے مکرم چوہدری ظفر اللہ خان بی اے ایل ایل بی (لنڈن یونیورسٹی) بیرسٹر ایٹ لاء، اڈیٹر انڈین کیسز ہیں۔ آپ اُن چند افراد میں سے ہیں جن کی قابلیت پر سر زمین پنجاب ناز کرے گی، پنجاب یونیورسٹی میں بی اے کے امتحان میں آپ اول رہے پھر ولایت جاکر لنڈن یونیورسٹی سے جس کا نصاب تمام یونیورسٹیوں سے سخت ہے، ایل ایل بی کے امتحان میں اول رہے۔ آپ نے اکثر ممالک کی سیر کی ہے۔ اس وقت انڈین کیسز کے اڈیٹر ہیں۔ آپ مخزن کے لیے بیگم شریف واذان (مراکش) کی نادر الوجود اور نہایت قابل قدر تصنیف کا ترجمہ کر رہے ہیں۔‘‘

جہاں سچی محبت اور حقیقی دوستی کا دخل ہو وہاں تمام عظمت ، تمام کمال اور ہر ملک کی دولت جمع ہوتی ہے۔ (جے جی ہالینڈ)

جسم کا بیمار طبیب کا محتاج ہوتا ہے، روح کا بیمار دوست کا کیونکہ دوست سے بڑھ کر ہمارے غموں کا علاج کوئی نہیں جانتا۔ (میتندر)

دوستی پیدا کرنے میں جلدی مت کرو لیکن جب پیدا ہو جائے تو اُس پر استقلال سے قائم رہو کیونکہ دوستوں کو جلد جلد تبدیل کرنا ایسا ہی مذموم ہے جیسے دوستوں کا کھو دینا۔ (آٹسو کریٹیں)

دوست زر کی مانند ہوتے ہیں کھرے اور کھوٹے، ضرورت سے پیشتر ان کی شناخت کر لینی چاہئے تاکہ ضرورت کے وقت ناقص ثابت نہ ہوں۔ (پلو ٹارک)

دوست حاصل کرنے کا صرف یہی طریق ہے کہ تم خود دوست بن جاؤ۔ (ایمرسن)

دوستی کے مقناطیسی اثر کے ماتحت شرمیلوں میں جرأت اور کم حوصلوں میں حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے، سست چالاک ہو جاتے ہیں اور جوشیلے محتاط اور صلح کن بن جاتے ہیں۔ (تھیکوے)

ایک محبوب دوست روح کے صرف ایک حصہ کو تسکین نہیں دیتا بلکہ تمام حصوں میں سرایت کر جاتا ہے اور ہر احساس کے ساتھ تعلق پیدا کر لیتا ہے۔ (ڈبلیو۔ ای چیننگ)

دوست مجسم شعر ہوتا ہے۔ (فارسی)

اخلاص، صدق اور وفا دوستی کی روح ہیں۔ (ڈبلیو ای چیننگ)

دوستی کی جڑ احترام میں ہوتی ہے لیکن محبت اپنی ذات میں قائم رہ سکتی ہے۔ (اویڈا)

اگر تمہیں غم سے سابقہ پڑے، اگر غربت اور بیماری تمہاری قسمت میں ہوں اور تمھیں کسی تسلی دینے والے دوست کی ضرورت پڑے تو اُس وقت مجھے فراموش نہ کیجیو۔ (مسز او پی)

پرانی دوستیوں کی یاد میں ایک جادو ہوتا ہے جو دل کو نرم کر دیتا ہے اور جن کے دل نہیں ہوتے ان کے نظام عصبی پر اثر کرتا ہے۔ (ڈزریلی)

تمہیں اپنے دوست کی عزت اپنی عزت کے برابر عزیز ہونی چاہیے۔ (طالمود)

چاہیے کہ تمہاری محبت تمہارے دوست کی طرف اُس تیر کی طرح جائے جو جہاں لگتا ہے وہیں جم جاتا ہے نہ اُس گیند کی طرح جو دیوار سے ٹکرا کر واپس آ جاتا ہے۔ (فرانسس قوارلز)

خاموش دوستیاں اکثر دفعہ سب سے زیادہ مفید ہوتی ہیں اس لیے میں محتاط دوست کو جوشیلے دوست پر ترجیح دیتا ہوں۔ (ایڈیسن)

وہ دوستی جو دل سے بہتی ہے غربت کی ہوا میں ٹھنڈی نہیں ہوتی جیسے وہ پانی جو چشمے سے بہتا ہے سردی میں نہیں جمتا۔ (جے ایف کوپر)

دوست کا نام عام ہے لیکن وفادار دوست نایاب ہے۔ (محاڈرس)

خوشی میں دوستوں کی کثرت ہوتی ہے، غم میں وہ جدا ہو جاتے ہیں۔ خوشی کی شراب سے کوئی انکار نہیں کرتا لیکن غم کا پیالہ اکیلے نوش کرنا پڑتا ہے۔ (ولکاکس)

(ماہنامہ ’’مخزن‘‘ لاہور دسمبر 1918ء صفحہ 59،60۔
ایڈیٹر : احسان اللہ خان تاجور نجیب آبادی)

(مرسلہ: غلام مصباح بلوچ۔ کینیڈا)

غلام مصطفیٰ تبسم

اچھی صحت کے لئے پانی کی ضرورت اور افادیت

زندگی اور صحت کو برقرار رکھنے کے لئے آکسیجن کے بعد سب سے ضروری چیز پانی ہے۔ تندرستی کو قائم رکھنے کے لئے ہمیں پاک و صاف ہوا کی طرح خالص اور پاکیزہ پانی کی بھی ضرورت ہے۔ جس طرح غلیظ ہوا میں سانس لینے سے ہم بیمار پڑ جاتے ہیں۔ اسی طرح گندے اور کثیف پانی سے بھی ہماری صحت بگڑ جاتی ہے۔ معدے اور آنتوں کی مختلف بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں ۔ بدہضمی ہو جاتی ہے۔ دست آنے لگتے ہیں۔ پیچش ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات پانی میں خطرناک اور مہلک وبائی امراض کے جراثیم کی آمیزش ہوتی ہے۔ کثیف پانی پینے سے انسان ٹائیفائڈ اور ہیضہ جیسے موذی امراض میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

خالص اور پاکیزہ پانی بقائے حیات کے لئے ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ یہ ہماری غذا اور صحت کے لئے ضروری جزو ہے۔ یہ ہمارے جسم کی بناوٹ میں ستر فیصد کے قریب پایا جاتا ہے۔ پانی کا استعمال دوسری غذاؤں کے ساتھ اس لئے ضروری ہے کہ یہ غذا کو رقیق بنا کر ہضم کے قابل بناتا ہے اور اسے سیال شکل میں رکھتا ہے۔ یہ دوسرے غذائی اجزاء کو باریک باریک رگوں میں پہنچاتا ہے یہ فضلات کو رقیق بنا کر بول و براز اور پسینے کے راستے خارج ہونے میں سہولت بخشتا ہے۔ اسی کی وجہ سے خون کا دوران قائم ہے۔ پانی کی تاثیر سرد تر ہے۔ یہ پیاس بجھاتا۔ بیہوشی ۔ تھکاوٹ ’ ہچکی ’ قے اور قبض کو دور کرتا ہے۔ یرقان اور پیشاب کی جلن میں مفید ہے۔ جسم کے زہروں کو پیشاب اور پسینے کے راستے خارج کرتا ہے۔ خوراک کے ہضم کرنے میں مدد دیتا اور خون کو گاڑھا یا خراب ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔

پانی ہمیشہ صاف ستھرا اور میل کچیل سے پاک پینا چاہئے۔ کھانا کھانے کے دوران میں بہت کم مقدار میں پینا چاہئے۔ کھانے کے ایک دو گھنٹہ بعد کافی مقدار میں پی سکتے ہیں۔ صبح نہار منہ پانی پینا بے حد مفید ہے۔

طبیب اور ڈاکٹرز دونوں اس امر پر متفق ہیں کہ صبح خالی پیٹ پانی پینا کئی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ کھانے کے درمیان معمولی مقدار میں اور کھانا کھانے کے ایک دو گھنٹہ بعد کافی مقدار میں پانی پینا ہضم کے فعل کو قوی کرتا ہے اور اس طرح غذا کے طاقت بخش اجزاء جزو بدن ہو کر ہماری صحت کو برقرار رکھتے ہیں۔ کھانا کھانے سے پہلے اور فوراً بعد پانی پینے سے قوت ہاضمہ کمزور اور طاقت کم ہو جاتی ہے۔ جسم پھولنے لگتا ہے۔ البتہ کھانے کے دوران میں ایک ایک دو دو گھونٹ پانی پینے سے کھانا جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ لیکن اس میں بھی اعتدال لازمی ہے۔ گرمی کی وجہ سے بھوک نہ لگتی ہو تو کھانا کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے ٹھنڈا پانی پینے سے بھوک لگتی ہے۔

جن افراد کو اکثر و بیشتر قبض کی شکایت رہتی ہو۔ انہیں کھانے کے دوران میں دو دو تین گھونٹ پانی پیتے رہنا چاہئے اور کھانے کے ایک گھنٹہ بعد خوب پانی پینا چاہئے اس کے علاوہ صبح خالی پیٹ ایک گلاس پانی پینا قبض کو بھی رفع کرتا ہے۔

پانی کا سب سے اہم کام یہ ہے کہ یہ خون کو گاڑھا یا خشک ہونے سے بچاتا ہے چونکہ دل کی دھڑکن کے ساتھ خون ایک خاص مقدار میں جسم کی رگ رگ اور نس نس میں گردش کرتا ہے اس لئے ورزش اور گرمی سے گاڑھا ہوتا رہتا ہے اور اس میں جسم کے میل شامل ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے اسے گاڑھا ہونے سے بچانے اور میل صاف کرنے کے لئے اس میں پانی کی کافی مقدار شامل ہونی چاہئے۔ اس کے علاوہ پانی جسم کے اندر تمام غلاظتوں کو صاف کرتا ہے۔ ہم جو پانی پیتے ہیں وہ جسم کے زہریلے مادے جذب کرکے پیشاب اور پسینے کے راستے خارج کر دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر پانی نہ ہو یا اس کا استعمال بہت ہی کم کیا جائے تو یہ سب غلاظتیں جسم کے اندر ہی رہیں گی اور اس طرح ایک تندرست جسم بیمار ہو جائے گا۔

زخمی افراد کو ہمیشہ پیاس زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے جسم کا بہت سا خون نکل جانے کے باعث جسم کو ضرورت ہوتی ہے کہ کوئی سیال چیز اندر پہنچے تاکہ خون آسانی سے دور کر سکے۔

بخار کی حالت میں بھی پیاس زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ بخار کی گرمی خون میں سے پانی کے بہت بڑے حصے کو بخارات کی صورت میں اڑا دیتی ہے۔ اسہال اور ہیضہ وغیرہ بھی ایسی بیماریاں ہیں جن میں خون کا سیال حصہ کافی مقدار میں خارج ہوتا ہے اور دوران خون قائم رکھنے کے لئے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی حالتوں میں اگر پانی میسر نہ آئے تو اکثر مریض اپنی بیماری کی وجہ سے نہیں بلکہ پانی کی کمی کے باعث جان دے دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں جسم سے بیماری کے زہر یا جراثیم کو باہر نکالنے کے لئے بھی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہیضے میں بڑی الائچی کے چھلکوں میں ابلا ہوا پانی مفید ہے۔

ہاضمہ درست رکھنے یا خون کی ضرورت پوری کرنے کے لئے جب جسم کو پانی کی طلب ہوتی ہے تو اس کا اظہار پیاس کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس لئے پیاس کو بہت دیر تک روکنا نقصان دہ ہے۔

کم پانی پینے سے قبض کی شکایت اکثر ہو جایا کرتی ہے۔ اگرچہ اس مرض کے اور بھی بہت سے اسباب ہیں۔ لیکن پانی کی کمی بھی اس کا خاص سبب ہے۔ یہ بات خوب یاد رکھنی چاہئے کہ پانی کا درجہ حرارت ہمارے جسم کے درجہ حرارت کے مطابق ہونا چاہئے۔ برف سے بہت سرد کیا ہوا ، یا چائے وغیرہ کی صورت میں یا سادہ پانی بہت گرم حالت میں صحت کے لئے مضر ہے۔ گرم پانی جلد اور اعصاب کو نقصان پہنچاتا ہے تو برف ہاضمے کی خرابی اور معدہ و جسم کی کمزوری کا باعث ہوتی ہے۔

صحت کو برقرار رکھنے کے لئے پانی پینے کا بھی ایک طریقہ ہے جسے بہت کم لوگ جانتے ہیں اور اگر جانتے بھی ہیں تو نظر انداز کر جاتے ہیں اور گلاس کو غٹاغٹ چڑھا جاتے ہیں۔ حالانکہ پیاس بجھانے کے لئے آہستہ آہستہ چھوٹے چھوٹے گھونٹوں میں گلاس ختم کرنا چاہئے۔ زیادہ پیاس محسوس ہوتی ہو تو برف کار آمد نہیں ہو سکتی بلکہ برف کے پانی سے تو پیاس اور بڑھک اٹھتی ہے۔

خشکی کے غلبے کے باعث زیادہ پیاس محسوس ہو تو نیم گرم پانی سادہ یا ایک چمچ چینی ملا کر پینے سے تسکین حاصل ہوتی ہے۔ بیمار آدمی کو اکثر احباب پانی پلانے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں ، حالانکہ بیمار خواہ کسی حالت میں ہو۔ اگر وہ پانی مانگے تو اسے ضرور پلانا چاہئے۔ پانی کی ایک یہ بھی خاصیت ہے کہ وہ گرم چیزوں کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ اور چونکہ بخار کی حالت میں تمام اعضاء گرم ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں کسی حد تک خنکی پہنچانے کے لئے بار بار پانی پیتے رہنا مفید ہے۔ البتہ جن امراض میں پانی مضر ہو۔ ان میں احتیاط سے کام لینا چاہئے۔

پینے کا پانی صاف ستھرا اور ملاوٹ اور جراثیم سے پاک پانی ہونا چاہئے۔ سڑا ہوا ، بد ذائقہ اور باسی پانی قطعاً نہیں پینا چاہئے۔ بے موسم بارش کا پانی درخت سے ڈھکے ہوئے کنوؤں کا پانی جس میں پتے گر کر سڑتے ہوں اور جوہڑوں کا پانی مضر صحت ہے۔

وبائی امراض کے دنوں میں پانی کو جوش دے کر ، صافی سے پن کر برتنوں میں بھر لینا چاہئے اور پھر ٹھنڈا ہونے پر پینا چاہئے جوش دینے سے پانی میں موجود زیادہ تر جراثیم مر جاتے ہیں۔ گرم کھانے کے بعد ، ترش اشیاء کے بعد کھیرا ، خربوزہ ککڑی وغیرہ کے ساتھ یا بعد میں ، سوکر اٹھنے کے فوراً بعد ، ورزش اور محنت کے فوراً بعد دودھ اور چائے کے بعد یا جلاب ہو چکنے کے بعد پانی نقصان دہ ہے۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

قریشی داؤد احمد

مسجد المہدی بریڈ فورڈ میں کوپن ہیگن یونیورسٹی کے دو پروفیسرز کی آمد

مورخہ 20 فروری 2020ءکو بمقام مسجد المہدی بریڈ فورڈ میں مکرم ڈاکٹر محمد اقبال نے شعبہ اُمور خارجہ برطانیہ اور Brian Arlyl Jacobsen کوپن ہیگن یونیورسٹی کے زیرِانتظام ڈنمارک میں کراس کلچرل اینڈ ریجنل اسٹڈیز ڈیپارٹمنٹ کے ایسوسی ایٹ پروفیسر کے ساتھ دو گھنٹے ملاقات کا اہتمام Jes Heise Rasmussen یونیورسٹی آف کالج کوپن ہیگن میں کیا۔

پروفیسر جیکبسن اور پروفیسر راسموسن جماعت احمدیہ میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور انہوں نے محسوس کیا تھا کہ ڈنمارک میں ہجرت کرکے آنے والی مختلف کمیونٹیز کے لوگوں اور مقامی افراد کی ہم آہنگی کے سلسلے میں بہت سے چیلینجز درپیش ہیں جن کا سامنا برطانیہ نے بہت سال پہلے کیا تھا۔انہوں نے اظہار کیا کہ بریڈ فورڈ لوگوں کے تجربات دیکھنے اور سیکھنے کے لئے ایک اچھا شہرہے۔ بطور ماہرین تعلیم وہ کوپن ہیگن ، ڈنمارک میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کی انسانیت کے لئے کی جانے والی خدمات اور معاشرے کے دیگر افراد کے لئے کئے گئے کئی بہترین کاموں سے واقف ہیں۔

مکرم ڈاکٹر محمد اقبال نے ملاقات میں ان مہمانوں کو عالم اسلام کے اتحاد کو بہتر بنانے اور دنیا میں امن و امان کے قیام کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی مثبت کاوشوں کے بارے میں بتانے کے علاوہ احمدیہ مساجد کے مرکزی کردار،خلافت احمدیہ ، مقامی عاملہ کے انتظامی کردار اور ڈھانچ ، فلاحی و رفاہی منصوبے ، بنی نوع انسان کی خدمت میں احمدی معاون تنظیموں کے عظیم کام، بریڈ فورڈ سٹی کے معاشرتی ، سیاسی اور معاشی منصوبوں کی تشکیل میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ممتاز ممبران کی شمولیت اور خلیفۂ وقت کی طرف سے ممبران جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کی رہنمائی و ہدایات کے بارے میں تفصیل سے بتایا ۔

اس خوشگوار ملاقات کے اختتام پرمکرم مبارک احمدبسرا مبلغ سلسلہ بریڈ فورڈ نے احمدیت اور اسلام سے متعلق جماعتی لٹریچر مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا ۔بسرا صاحب نے جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت کے اعلیٰ معیاراور دنیا کی مختلف قوموں کے اتحاد کے عملی مظاہرہ کا مشاہدہ کرنے کے لئے دونوں مہمانان کرام کو جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کی دعوت بھی دی۔

ائر کرافٹ کیرئیر

یہ ان بحری جہازوں کا ذکر ہے جو اپنے اوپر 80 سے لے کر 95ہوائی جہازتک اٹھا کر ہزاروں میل دور سمندر میں ڈیرہ ڈال دیتے ہیں اورکسی بھی ہوائی مستقر یا ائر بیس کی طرح یہاں سے جنگی طیارے مع فوجی سازوسامان اور فوجیوں کے قریب میں موجود دشمن کے اہداف پر حملے کر سکتے ہیں۔ امریکہ او ربرطانیہ نے عراق پر حملہ کرنے سے قبل یہ کیرئیر بحری جہاز عراق کے قریب سمندر میں پہنچادئے تھے۔ اگر امریکہ کو قریبی عرب ممالک کے ہوائی اڈے میسر نہ بھی ہوتے تو بھی ان کیرئیر میں موجود اپنے طیاروں سے وہ اپنا کام کر سکتا تھا۔ عام طور پر کسی جہاز کو اڑنے اور اترنے کے لئے رن وے کی لمبی سڑک کی پٹی درکار ہوتی ہے جس پر وہ بھاگ کر ہوا میں بلند ہوتا ہے یا نیچے لینڈ کر کے پھر رکنے سے پہلے بھاگتا ہے۔ کیرئیر بحری جہاز میں یہ لمبی سڑک دستیاب نہیں ہوتی ۔یہاں چھوٹی سی سڑک کے آخری سرے پر Catapult لگی ہوتی ہے جب جہاز بھاگ کر یہاں پہنچتا ہے تو وہ اسے زور سے ہوا میں آگے کی طرف اچھال دیتی ہے جس کے نتیجہ میں جہاز کی رفتار میں اچانک اتنا اضافہ ہو جاتا ہے کہ وہ ہوا میں بلند ہو سکے۔ اسی طرح اترتے وقت اس پٹی کے اطراف میں لگے ہوئے سپرنگ دار فولادی تار جہاز کو پکڑ لیتے ہیں اور بہت تھوڑے فاصلہ کے اندر اس کو روک لیتے ہیں۔ ان تمام جہازوں کو حفاظت کے لئے جہاز کی نچلی منزل میں پارک کیا جاتا ہے ۔ باری باری سے لفٹ جہاز کو اوپر کے عرشہ تک اٹھا لاتی ہے۔ اور وہاں سے وہ فلائی کرجاتا ہے۔ (آن لائن)

عبدالہادی قریشی۔سیرالیون

سیرالیون میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

اللہ تعالی کے فضل سے جماعت احمدیہ سیرالیون حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی کی سرپرستی میں دن رات تعلیم و تربیت کے کاموں میں کوشاں ہے ۔ اس سلسلہ میں تمام یادگارجماعتی دنوں کے موقع پر اجلاسات، سیمینار اور جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔

مورخہ 20فروری، یوم مصلح موعودؓ، کے موقع پر بھی ملک بھر کی جماعتوں اور سکولوں میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا گیا، تا افراد جماعت کو اس پیشگوئی کے پس منظر، پیشگوئی کی اہمیت اور حضرت مصلح موعودؓ کے کارناموں سے آگاہ کیا جا سکے۔

ملک بھر سے موصولہ رپورٹوں کے مطابق ایک مجموعی رپورٹ پیش خدمت ہے۔

کل 294جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعود کا انعقاد ہوا جس میں 19ہزار569 احمدی اورغیر از جماعت احباب شامل ہوئے۔

ناصر احمدیہ سنٹرل مسجد بو میں پروگرام

سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے سکول بھی ہیں اور ہر جماعتی موقع پر ان میں بھی تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ کل 129سکولوں میں پروگرام منعقد ہوئے جن میں حاضری 46ہزار326 رہی۔

احمدیہ سکول میں پروگرام

خدام و اطفال، لجنہ ، انصار، سکولوں کے طلباء اور اساتذہ نے ان مواقع پر تقاریر تیار کرکے پیش کیں اور حضرت مصلح موعودؓ کے اقتباسات پڑھے گئے۔ ان تقاریر میں پیشگوئی کا پس منظر، پیشگوئی کے الفاظ،حضرت مصلح موعودؓ کی تحریکات، حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت قرآن، حضرت مصلح موعودؓ کا پاکیزہ بچپن، حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے اور دیگر تقریر شامل تھیں۔

علاوہ ازیں احمدیہ ریڈیوز پر بھی اس موقع کی مناسبت سے پروگرام پیش کئے گئے جن سے لاکھوں لوگ مستفید ہوئے۔

19مارچ 2020ء	وقتِ سحر	وقتِ افطار
مکہ مکرمہ	05:11	18:31
مدینہ منورہ	05:10	18:32
قادیان	05:12	18:39
ربوہ	04:53	18:21
اسلام آباد ٹلفورڈ	04:14	18:15